Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۳) مطبوعہ ۹ - جون ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

چین میں دستور تھا کہ مجرم کا سر تن سے جدا کر کے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جاتے اور راہ پر لٹکا دیے جاتے تھے مگر اب گردن زنی کا دستور جاری ہوگا۔ **رومانیا** کے دو سکول انسپکٹروں کو جانینا میں ترکوں نے قید کر لیا ہے اس لئے ترکی اور رومانیا میں سخت تنازعہ اور اختلاف ہو گیا ہے۔ **حیدرآباد** دکن کے دار الضرب میں دو لاکھ روپے مسکوک ہوتے ہیں۔ اب تک دو کروڑ روپیہ مسکوک ہو چکا ہے۔ نئی کلین آنے پر اٹھنی، چوانی، دوانی، ادھنی، پیسہ اور پائی بھی مضروب ہونے لگینگے۔ **ہارورڈ** یونیورسٹی کے ایک پروفیسر صاحب نے زحل کا دسواں چاند دریافت کیا ہے جو اس کے گرد ۲۱۰ دن میں گردش کرتا ہے۔ **ایک** یورپین لیڈی کو سب مجسٹریٹ مدراس کی عدالت سے ایک لیڈی مسافر کی گھڑی اور دیگر قیمتی اشیاء چرا لینے میں تین ماہ قید سخت اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ **رنگون** میں ایک یورپین غسل خانہ میں مردہ پایا گیا۔ اس کے خون کا معاینہ کرنے سے معلوم ہوا کہ اس میں طاعونی کیڑے تھے۔ **سول امدادی** چندہ کی تعداد دو لاکھ اٹھار ۱۵۱ تک پہنچ گئی ہے۔ **فرانس** میں افواہ ہے کہ روسی امیر البحر روزدسٹونسکی مر گیا۔ **منچوریہ** میں جاپانی آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ **روسی** بندر گاہ ولاڈیوسٹک کی ریل کا راستہ جاپانیوں نے بند کر دیا ہے اور اب مارشل اویاما کا ارادہ ہے کہ ہاربن اور ولاڈیوسٹک ہر دو طرف بالٹک فلیٹ کے نزدیک آنے سے پیشتر ایک دم حملہ کرے۔ اس وقت اس کے پاس ۹ لاکھ فوج اور دو ہزار توپیں موجود ہیں۔ **۳۰ مئی** کو صوبہ مدراس میں ارکونم اور چنگل پٹ اسٹیشنوں کے درمیان ایک ریلوے ٹرین ہوا کے زور سے الٹ گئی۔ **کارخانہ برف** کراچی میں مالک کا نوجوان لڑکا رستم جی نام کل کی الجھن میں آکر مر گیا۔ **شملہ** میں پانچوں جنگی لاٹونکی ایک خاص کانفرنس ۲۵ جون سے شروع ہوگی۔ **۳۱ مئی** کی خبر ہے کہ ایڈمیرل روزڈسٹونسکی قید ہو گیا۔ ان کے ساتھ ایک اور امیر البحر قید ہو گیا۔ جس جہاز پر وہ تھے وہ بھی پکڑا گیا۔ دونوں سخت مجروح ہیں۔ روزڈسٹونسکی جاپان میں ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ **بھامو** واقع برما میں ۲۲ مئی کو پانچ دفعہ بھونچال آیا اور سخت تھا مگر نقصان نہیں ہوا۔ **بالٹک بیڑہ** برباد ہو گیا۔ صرف دو دن کی جنگ میں اس کا ایک اعلیٰ افسر پکڑا گیا۔ اور اس کے ساتھ تین ہزار سپاہی اسیر ہو گئے۔ اور قریب ۱۲ جہاز اس بیڑہ میں سے تباہ یا ناکارہ ہو کر گرفتاری میں آ گئے۔ روسی جنرل بھاگ نکلا جاپانی اس کے تعاقب میں ہیں۔ **ایڈمیرل** ٹوگو نے ایڈمیرل روزڈسٹونسکی کی ملاقات سا سیبو کے ہسپتال میں کی اور روسیوں کی بہادری کی داد دی۔ **جنگی جہاز** کے اسیران کی تعداد جو اس وقت جاپانیوں کے قبضہ میں ہیں قریب پانچ ہزار ہے۔ **اس بات** کا فیصلہ ہو گیا ہے کہ ایکینوشیما میں ایک لائٹ ہوس تعمیر کیا جاوے جس کی روشنی اسی میل تک جائیگی۔ اس کا مقصد جہاز رانی کو فائدہ پہنچانا ہے اور اس بڑی مہم کی نامی یادگاری ہے۔ **پریزیڈنٹ** روزولٹ صاحب کا خیال ہے کہ صلح جلد ہو جائیگی اور وہ روس کے خیر خواہ اور دوست ہو کر اسکو مشورہ دیتے ہیں کہ جلد صلح کرے ورنہ جتنا زیادہ طول جنگ میں ہوگا اتنا ہی زیادہ معاوضہ اسے جاپان کو دینا پڑیگا۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ روس کا جاپان پر فتح پانا ناممکن ہے۔ **کلکتہ** کارپوریشن حضور پرنس آف ویلز کو ایک ہزار پونڈ قیمتی کا جڑاؤ ایک لیس تحفہ دے گی۔ **پنجاب** کے فنانشل کمشنر نے حکم دیا ہے کہ کانگڑہ کے علاقے کے زمینداران کو ایک لاکھ روپیہ اور تقاوی دیا جائے گا۔ **لودیانہ** مشن سے جو کئی ایک لیڈیاں بھاگسو میں وہاں کے لوگوں کی خدمت کے لئے گئی تھیں اب واپس آگئی ہیں انہوں نے جو رپورٹ دی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے وہاں پر بڑی جانفشانی اور تن دہی سے منادی کی اور مجروحین کا علاج معالجہ خاطر خواہ کیا خدا اس کام پر جو وہاں کیا گیا ہے برکت دے۔ **شہزادہ** امیر کابل جب ہندوستان میں تشریف لائے تھے تو ان کے ایک اردلی کی بندوق چلتی ہوئی ریل سے نیچے گر گئی اردلی نے فوراً کود کر اس رفل کو اٹھا لیا۔ مگر اس کے ساتھ کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔ ۴ اپریل کے زلزلہ سے خاص شہر منڈی میں ۲۰۵ جانیں فوت ہوئیں اور ۱۷۸۳ جانیں باقی کل ریاست میں کل تعداد رفتگان ملک عدم کی ۱۹۸۸ ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

اخبار تحفہ سرحد بنوں۔ ہمارے ہمعصر کے ممنون ہیں کہ اُس نے اپنے یکم جون کے پرچہ میں نور افشان کی بابت ایک مختصر سا نوٹ دیا ہے اور اپنی رائے میں ایک دو فقرے درج کئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اس کے ہم اس کے افسوس پر افسوس بھی ظاہر کرتے ہیں اور ایک دو باتیں اسکو بتلانا چاہتے ہیں ہم ہر نامہ نگار کی رایوں کو جو ایک دوسرے کے جواب میں مدلل اور شائستہ ہوں اور ذاتی حملہ اور تعصب سے خالی ہوں بڑی خوشی سے درج اخبار کرتے ہیں اور آیندہ بھی بالضرور کرتے رہینگے۔ مگر جب کسی شخص کی ذات یا لیاقت پر خاص طور سے ناشائستہ الفاظ میں نکتہ چینی ہو اور وہ کل جرح قدح مخالف کی آشفتگی اور برانگیختگی کا باعث ہو۔ جس سے دونوں میں عناد اور بغض پیدا ہو۔ اور ناظرین کی کدورت خاطر کا سبب ہو۔ تو ہم ایسے مضامین کو ہرگز درج اخبار نہیں کرتے۔ ہمارا منشا یہ نہیں کہ ایسے لیسے مخالفانہ اور انتقامی مضامین کو درج اخبار کر کے اپنے اس قاعدہ کو کہ نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں پورا کریں اور معاملہ کو ترقی ہونے کی بلکہ بعض اوقات عدالت تک کی نوبت تک پہنچائیں کیا ایسا عمل کرنے سے اخبار کا مفہوم یعنی صلح اور امن اور اتحاد پورا ہو سکتا ہے؟ گذشتہ سال میں ایک دو ایسی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ آپ ہی کے دست مبارک سے نکلے ہوئے کئی مضامین دفتر ہذا میں موصول ہوئے ہیں اور اگر وہ درج اخبار کئے جاتے تو ضرور عدالت تک نوبت پہنچتی۔ کسی شخص کو اپنے مضمون میں "گندہ تلاش" لکھنا یا کسی کے بارے میں لفظ "حماقت" یا اسی قسم کے دیگر الفاظ درج کرنے درست نہیں۔ ایسا وطیرہ اختیار کرنے سے لوگ نامہ نگاری اور خریداری سے خائف ہو جاتے ہیں۔ اخبار کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اخبار کی دلچسپی اور ہر دلعزیزی میں سخت نقص آ جاتا ہے۔ لہذا ہم ایسی رائے اور اصلاح کو ہرگز پسند نہیں کرتے اور نہ ہی کبھی اسپر عمل کرنیکے لئے تیار ہیں۔

بدر کی تاریکی۔ ۲۵ مئی کے پرچہ میں آپ ہمارے ۲۶ مئی کے پرچے میں سے ر۔م۔و کے مضمون پلیگ زلزلہ انتی کرائیسٹ کے نقرہ "لاریب یہہ جھوٹا اور مخالف مسیح ہے۔ اب مرزا کی مرہم عیلے کہاں۔ جس کے وسیلے اچھی کمائی پیدا کی" پر ایڈیٹر بدر کچھ خامہ فرسائی کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اس کا جواب ہمارے نامہ نگار صاحب خود کسی وقت دینگے۔ مگر یہاں پر ہم ایڈیٹر صاحب کی تاریخ دانی اور نکتہ رسی کی داد دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ "مسیح علیہ کے شاگردوں میں ایک شمعون کوڑھی بھی تھا جو مرتے دم تک کوڑھی کے کوڑھی رہے"۔ انجیل سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس قسم کا کوئی شخص مسیح کے زمرہ شاگردان میں تھا۔ اگر لفظ شاگردوں سے مراد ایڈیٹر بدر بارہ حوارین لیتا ہے تو اُسکو بخوبی معلوم ہو کہ کوئی شخص بارہ شاگردوں میں سے ایسا نہ تھا۔ اور اگر شاگردوں سے مراد وہ سب لوگ ہیں جو مسیح پر علاوہ بارہ حوارئین کے ایمان لائے تھے تو اُن میں بھی کوئی ایسا نہ تھا۔ ہاں البتہ متی ۲۶: ۶ مرقس ۱۴: ۳ میں ایک شخص کا ذکر یوں آیا ہے کہ "بیت عنیاہ کا شمعون کوڑھی"۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا کوئی کوڑھی یہودی شریعت کے مطابق شہر میں رہ سکتا تھا اور اُس کے گھر میں عوام کی آمدورفت جائز تھی اور کیا اس شریعت کے برخلاف عمل میں بھی آیا کرتا تھا؟ اس فقرہ سے صاف ظاہر ہے کہ وہ پہلے کوڑھی تھا مگر خداوند نے اُسکو صحت دیدی تھی۔ اِس لئے وہ شہر میں رہتا تھا۔ عوام کی اور خداوند مسیح کی اس کے ہاں آمدورفت تھی۔ اسی صحت یابی کے شکریہ اور یادگاری میں اور اُس خلوص اور محبت دلی کے وجہ سے اس نے خداوند کی ضیافت کی تھی۔ لفظ کوڑھی اُس کا ایک امتیازی لقب پڑ گیا تھا نہ کہ اس سبب سے کہ وہ اسوقت اور مرتے دم تک کوڑھی تھا۔ انجیل میں کئی شمعونوں کے نام آتے ہیں اور سبھوں کے ساتھ ایک امتیازی لقب منسلک ہے جیسے شمعون پطرس۔ شمعون زیلوتیس۔ شمعون کورینی۔ وغیرہ۔ اسی طرح شمعون کوڑھی۔

ناظرین نور افشان اور دیگر مسیحی صاحبان سے اپیل۔ ہمارے پاس بعض احباب کے خطوط آئے ہیں جنمیں انہوں نے نور افشان سے دلچسپی اور اپنا خاص اشتیاق اور ہفتہ وار انتظاری ظاہر کی ہے۔ ہم مشکور ہیں کہ ہمارے بعض ناظرین اخبار ہذا کو کیسی قدر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آپ لوگوں پر ظاہر و واضح ہے کہ یہہ اخبار کسقدر عرصہ سے اپنے ہندوستانی بھائیوں کی خدمت اور خداوند کا جلال ظاہر کر رہا ہے۔ یہہ اخبار ایک دیسی مسیحی کے لئے کھلا ہے۔ یہہ انکا خاص آرگن ہے۔ مسیحی برادران اور بزرگان نے آجتک اپنے قلم سے نور افشان کو سرفرازی بخشی ہے ہم اُن کے احسانمند ہیں۔ لیکن ہم کل خاص و عام مسیحی برادران اور بزرگان کی توجہ کو اس خاص بات کیطرف منعطف کرنا چاہتے اور اُن سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ صاحبان اس اخبار کی تعداد اشاعت میں بھی ساعی اور کوشاں ہوں تاکہ اُسکی مالی اور دیگر متعلقہ معاملات میں زیادہ ترقی ہو۔ نور افشان کا حوصلہ بڑھے اور وہ حال کی نسبت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرکے۔ زیادہ مستعدی اور خوشی اور محنت کشی سے آپ لوگوں کی خدمت کرے۔ ہم اپنے خریداران اور نامہ نگاروں سے اس امر کی التجا کرتے ہیں کہ آپ مہربانی سے کم از کم دو دو خریدار اس سال کے لئے پیدا کریں۔ اور ہماری ہمت کو بڑھائیں۔ ہم اُن کے نام نامی بڑی شکر گذاری کے ساتھ درج اخبار کرینگے جو اس کام میں شریک ہو کر جد و جہد کرینگے علاوہ اس کے نامہ نگاروں سے عرض ہے کہ عمدہ عمدہ مضامین اخلاقی مذہبی اور مجلسی امور پر اور نیز تازہ مشنری خبریں اور عام واقعات سے بھی ہماری اعانت کرتے رہا کریں۔

رانچی میں مسیحی مذہب کی اشاعت

۱۸ رمئی کا آریہ گزٹ رانچی میں مسیحی مذہب کی ترقی پر اپنے ہندو بھائیوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ وہاں جاکر لوگوں کو اور نہ سہی عیسائی ہونے سے تو روک دیں اور خصوصاً سناتن دھرم والوں کو اس امر کے لئے ابھارتا ہے۔ اُس نے اِس واقع کو کسی لوکل ہمعصر سے اخذ کیا ہے اور ہم ناظرین کے ملاحظے کے خاطر اس سے اقتباس کرکے درج اخبار کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہہ صلاح دیتے ہیں کہ جس قدر ہو سکے ہمارے مسیحی بھائی اور مشنری صاحبان اس کارخیر فی الدارین میں سرگرمی اور کوشش سے کام کریں تاکہ خداوند کے نام کی بزرگی اور جلال اور بہت روحوں کا اس دنیا اور نیز عاقبت میں بھلا ہو۔ وحشی لوگ وحشیانہ حالت سے نکل انسانیت کے درجہ تک پہنچیں اور پھر انسانیت کے درجہ سے ترقی کرکے فرشتگان کے درجہ تک پہنچکر خدا کے فرزندوں کے شمار میں شامل ہو جاویں ؎

"صوبہ دھار کے جنوب میں چھوٹا ناگپور کے علاقہ میں ابھی تک ایک ریاست موجود ہے۔ جس میں ایک جنگلی قوم آباد ہے راجہ ناگ بنشی کشتری ہے۔ تعلیم کی یہہ کیفیت ہے کہ دس بیس گاؤں تلاش کرنے سے کہیں بمشکل ایک دو برائے نام پڑھے لکھے آدمی ملینگے۔ ان جنگلی ہندوؤں کو اس خیال سے تعلیم نہیں دیجاتی کہ وہ پڑھ لکھ کر چالاک ہو جاینگے اور براہمن کشتری کی برابری کرینگے۔ اور ہمیشہ کوشش کی گئی کہ یہہ کبھی طرح اُبھرنے نہ پاویں۔ ان سے مفت کی بھیٹ بیگار لی جاتی تھی اور جو کچھ جی میں آیا اُن کے ساتھ برتاؤ کیا گیا۔ نفرت کا یہہ حال کہ کتے بلی کو پرم پوجھ اور دیوی دیوتاؤں کا داہن سمجھ کر سر جھکاتے ہیں مگر ان آدمیوں کے پاس آنے سے اُن کو چھوت لگ جاتی تھی۔ وہ مکان کے دروازہ سے الگ رکھے جاتے تھے اور دو چار گز فاصلہ پر رکھ کر ان سے بات چیت کی جاتی تھی دھار دیو! اس بیجا نخوت کا بھی کہاں ٹھکانہ ہے!! سچ یہہ شیطنت کا منظر صرف ہندوؤں ہی کے درمیان نظر آئے گا۔ مگر پرماتما کے انصاف کا سلسلہ کارروائی کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ پادریوں نے اس ضلع کو اپنی سرگرمی کا مرکز بنایا۔ مفت کی تعلیم ملنے لگی۔ جنگلی انسان حیوان سے آدمی بننے لگے اور نتیجہ یہہ ہوا کہ اپنے آبائی مذہب کو ترک کرکے عیسائی ہونے لگے اُن میں سے کتنے لوگ وکیل۔ مختار۔ سکول ماسٹر اور دفتروں کے بابو ہیں۔ اور اب جب وہ عیسائی ہوگئے برہمن دیوتا اُن کے ساتھ تعظیم سے پیش آتے ہیں اُن سے ہاتھ ملانا فخر سمجھتے ہیں اور اپنے گھروں میں بلاکر اُن کی دعوت کرنا اپنی قسمت کا عروج خیال کرتے ہیں یہاں پر عیسائی مذہب کی وہ دھوم ہے کہ لوگوں کو پورا پورا یقین ہوگیا ہے کہ رانچی کا آئندہ مذہب مسیحی ہو جائیگا اور اُس کے آثار کچھ ایسے ہی نظر آرہے ہیں۔ عیسائیوں کا بلا فیس لئے ہوئے تعلیم دینا مذہب کی تبدیلی کا خاص سبب ہے اور اس لطف کو دیکھئے کہ جہاں وہ عیسائی ہوگئے۔ پھر ہندو زمیندار اُن سے مفت بھیٹ بیگار لینا خود ہی بند کر دیتے ہیں۔ خود تو کبھی بھی اُن کی مدد یا تعلیم کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ لیکن پادری صاحبان اپنی دانائی سے میاں کی جوتی میاں کے سر کا اصول بھی اُنہی کے ساتھ برتتے ہیں اور اکثر اوقات ان زمینداروں کا روپیہ بھی اُن جنگلیوں کے عیسائی بنانے میں مدد دیتا ہے۔ یہہ کرشمہ صرف ہمارے ہندو بھائیوں ہی میں نظر آئے گا اور انہیں سے اِس قسم کی کارروائی کی امید ہو سکتی ہے ؎

"رانچی وغیرہ اضلاع کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہاں کی رعایا عیسائی ہوتی چلی جارہی ہے۔ جابجا کتنے گرجا گھر بنتے چلے جارہے ہیں۔ یہہ گرجا کیں زیادہ تر جرمن پادریوں کے ماتحت ہیں۔ گو وہاں کئی عیسائی مشنری بھی کام کرتے ہیں ان جنگلی باشندوں کی آبادی کی نسبت اب تخمینہ کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں۔ اِن میں سے دو ہندو ہیں اور ایک عیسائی گیا یہہ نسبت خوف دلانیوالی نہیں؟ ۷ اپریل گزشتہ کے موقع پر بائبل سوسائیٹی کلکتہ میں جنگلی قوموں کے درمیان مسیحی مذہب کی مزید اشاعت پر دھواں دھار تقریریں ہوئی تھیں" ؎

عجیب تعصب

عجیب تعصب۔ قادیان کے ہندو اخبار شبھ چنتک کا ایڈیٹر ۲۲ رمئی کے پرچہ میں اسی عنوان سے قادیانی مسیح کے ایک مشہور و معروف چیلے مولوی نورالدین صاحب کا تعصب یوں رقم فرماتا ہے کہ۔

"قادیانی مسیح کے پکے حواری مولوی نورالدین صاحب طبیب کے نام سے ہمارے ناظرین عموماً واقف ہونگے۔ آپ ایک روز کسی شاگرد کو طب کی کوئی کتاب پڑھا رہے تھے کسی نسخہ میں عود صلیب کا نام آیا۔ نام کی وجہ تسمیہ بتلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ عود کو بغور دیکھنے سے اس پر ایک دوسری کو کاٹتی ہوئی عمودی لکیریں نظر آتی ہیں جو صلیب کی شکل کی مشابہ ہیں۔ اس لئے اہل نصارہ نے اِس کا نام عود صلیب رکھ دیا ہے۔ مگر جب سے ہمکو یہہ معلوم ہوا ہے کہ اِس پر درحقیقت صلیب کا نشان ہے اور یہہ ایک نصارہ کا تجویز کردہ نام ہے ہمنے اسکو اپنے نسخوں میں استعمال کرنا قطعی چھوڑ دیا ہے۔ اس پر ہمارے مہربان سردار کشن سنگھ صاحب آریہ نے جو اتفاق سے وہاں موجود تھے اعتراض کیا کہ کیا نام کی وجہ سے اس کے اوصاف سے فائدہ نہ اٹھانا درست ہے؟ تب آپ نے جواب دیا کہ ہاں بیشک ہمارا ایسا ہی خیال ہے" ؎

سچ ہے تعصب انسان کو سخت دل کر دیتا ہے اور غیر سے عناد پیدا کرتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں

ہیں ناحق کی طرفداری کرنے کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ وہ بڑی بڑی حقایق کی اصلیت اور ماہیت سے خواہ وہ سچ ہی کیوں نہوں اغماض اور پہلوتہی کرتا ہے۔ اِس وجہ سے مرزائیوں کے دل کا عناد اور دشمنی جو وہ اپنے سینوں میں مسیحیوں کیطرف سے رکھتے ہیں پورا پورا نمایاں ہے جب انکی یہہ حالت ہے تو بھلا۔ ناظرین خود خیال کر سکتے ہیں کہ۔ نصارہ کے مذہب سے اُن کو کس قدر نفرت اور دلی بغض ہے اور وجہ بھی یہی ہے کہ مسیحی مذہب کی حقیقت ان پر کھل نہیں سکتی اور نہ وہ اُن سے فایدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ مسیحی سلطنت اور امن میں رہنا۔ مسیحی مذہب کی تاثیرات سے موثر ہونا۔ مسیحی ساخت کی کل اشیا کا استعمال کرنا اور پھر مسیحی نام سے اور مسیح کی صلیب سے ایسا سخت عناد اور بغض رکھنا۔ گڑ کھانا اور گلگلوں سے پرہیز کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟

ملک کی ترقی کے وسائل اور پولیٹیکل معاملات۔ آج کل قریباً کل سوسائیٹیوں اور اخبارات اور مجالس کا میلان زیادہ تر اور عموماً پولیٹیکل معاملات کی طرف زیادہ ہے اور اسی قسم کے اختیارات کے خواہان ہندوستان کی مختلف قومیں بڑے زور سے ہو رہی ہیں۔ ان کا زعم ہے کہ یہہ سب سے اعلیٰ اور معقول طریقہ ہماری قومی ترقی اور بہبودی کا ہے مگر کلکتہ کے بعض شاہیر کا خیال اِس کے برخلاف ہے چنانچہ کلکتہ کا ایک مشہور اخبار بھنڈار میں مشہور آدمیوں کی رائے اسی معاملہ میں شائع ہوئی ہیں یعنی۔

(۱) مسٹر این۔ این گھوس صاحب رقمطراز ہیں کہ پولیٹیکل سرگرمی سے اس ملک کو کچھ نفع نہیں پہنچا اور پہنچیگا بہتر ہے کہ عوام کو اپنی روزانہ زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیجاوے۔ اور صنعت وحرفت سکھایا جاوے اور سوشیل معاملات کی طرف عنان منعطف کیجاوے (۲) بابو ہر بندر ناتھ دت فرماتے ہیں "ناکامیابی کا سبب یہہ ہے کہ عوام اور تعلیم یافتہ جماعت میں کبھی اتفاق نہیں رہا۔ ہم لوگ انگلینڈ کی تقلید میں آجتک اجیٹیشن مچاتے رہے۔ اب ہمکو عوام کے خیالات کی ترقی کے وسایل سوچنا چاہئے۔ یا عوام سے قطع تعلق کر لینا چاہئے۔ ایک اور طریقہ یہہ ہے کہ قومی گیت ڈراما۔ کیرتن۔ میلہ تماشہ وغیرہ کی مدد سے قومی حمیت کا مادہ عوام میں پیدا کرنا چاہئے اور ہر طرف کامیابی حاصل کرنیکی غرض سے عوام کی تعلیم کا وسعت سے لحاظ کیا جائے (۳) مسٹر اے چودھری صاحب کا خیال یہہ ہے کہ "قطع امید کا منظر اب زیادہ خوف دے رہا ہے۔ کسی پہلو سے بھی امید نظر نہیں آتی"۔ (۴) مسٹر اے۔ چودھری صاحب کی رائے ہے کہ "عوام کو تعلیم دو تاکہ خیالات بلند ہوں۔ اخبارات میں اپنی حالت کی تصویر کھینچی جائے لوگ بلا لحاظ قومی حیثیت کے تعلیم دینے کا سامان مہیا کریں"۔ (۵) بابو رابیندر سندر ترویدی صاحب کی نصیحت ہے کہ "دیسی اخبارات کے ذریعہ سے لوگوں میں جوش پیدا کیا جاوے۔ پرتھوی راج کالیداس و پرتاب وغیرہ کی زندگی کے واقعات سنائے جایا کریں اور باہمی یک جہتی کے متعلق لکچر ہوا کریں"۔ (۶) بابو پرتھوی چندر لاے بھی اسی پر اتفاق رکھتے ہیں۔

اگر ہم ان باتوں کا معاینہ انجیل میں کریں اور دیکھیں کہ کہاں تک یہہ معاملات مسیحی دین کی تعلیمات کا جزو ہیں تو صاف واضح ہوگا کہ انجیل قومی ترقی اور سوسائیٹی کی بہبودی اور اتفاق کی سب سے اعلیٰ تعلیم دیتی ہے۔ انجیل نے پولیٹیکل معاملات کی تعلیم نہیں دی ہے بلکہ مجلسی تعلیم اس کا مقصد ہے صاف لکھا ہے کہ اپنے حاکموں کے تابع رہو نہ صرف خوف کے ساتھہ بلکہ تمیز کے لحاظ سے۔ اور جو کوئی کام نکرے وہ کھانے کو بھی نہ پائے۔ چوری کرنیوالا پھر چوری نہ کرے بلکہ اچھا پیشہ اختیار کرکے ہاتھوں سے محنت کرے تاکہ محتاج کو کچھ دے سکے۔ کوئی گندی بات تمہارے منہ سے نہ نکلے بلکہ وہ جو ضروری ترقی کے لئے اچھی ٹھہرے تاکہ سننے والوں کو فائدہ پہنچے۔ ہر ایک شخص حاکموں کے تابع رہے۔ تابع رہنا نہ صرف غضب کے سبب سے بلکہ تمیز کے باعث بھی ضرور ہے۔ اور نہ صرف نیکوں اور حلیموں کے بلکہ کج مزاجوں کے بھی۔ کیونکہ اگر کوئی خدا کے لحاظ کے سبب بے انصافی سے دکھہ اٹھا کر ایسی ایسی تکلیفوں کی برداشت کرے تو یہہ فضیلت ہے آپسمیں نمک یعنی اتفاق اور معتدل مزاجی اور محبت رکھو کیونکہ محبت ترقی کرتی ہے مگر نفاق تنزلی کا منہ دکھاتا ہے۔

جاپانی بائیبل سوسائیٹی کی رپورٹ ہے کہ گذشتہ سال میں جاپان کے دریان اور سالون کی نسبت بائیبل کی جلدیں زیادہ تقسیم ہوئیں علاوہ دو لاکھہ ۳۲ ہزار جلدوں کے جو جاپانی سپاہ میں تقسیم ہوئیں ۱۰۲۸۹۶ جلدیں زیادہ فروخت ہوئیں۔

مانچسٹر واقعہ انگلستان کے میسرز ولیم ریڈی اور الف ڈیلر صاحبان نے لکھنؤ کی ویلین مشن کو ۲۲۵۰ روپیہ اس مقصد سے دینے کا وعدہ کیا ہے کہ اس سے زمین خریدی جاوے اور اس پر ہندوستانی مسیحی بسائے جائیں۔ اُس مشن نے تجویز کی ہے کہ آزمائشی طور پر فی الحال ۸ خاندان آباد کئے جائیں اور پھر جیسا نتیجہ نکلے اُس پر عملدرآمد ہو۔

ڈاکٹر سٹن اور پادری علی بخش صاحب عدن سے تار دیتے ہیں کہ ہم سب یہاں بصحت ہیں اور مسز گرہم صاحبہ جو بیماری کی حالت میں یہاں سے گئی تھیں اب ان کی صحت آگے کی نسبت بہتر ہے۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

تذکرۂ الحکمائے یونان

اس سوسائٹی کے اوامر و نواہی جو اُس کے ہادی نے اُس کے لئے مقرر کئے تھے ہم ڈایوگنیس کی کتاب سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ کوئی آدمی کوئی شے بالخصوص اپنے ہی واسطے خدا سے نہ مانگے کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کونسی شے تمہارے لئے اچھی ہے۔ وہ متوالے پن کو ایسے محاورہ میں بیان کرتا ہے جو بربادی کے معنی رکھتا ہے۔ وہ ہر قسم کی زیادتی کو متروک کرتا ہے اور کہتا ہے کہ "اکل و شرب کی مناسب مقدار سے کسیکو تجاوز نہ کرنا چاہئے"۔ اور حظوظ نفسانی کی بابت اُس کا قول ہے کہ "وینس الزہرہ کیلئے موسم سرما میں قربانی کرنی چاہئے نہ کہ موسم گرما میں۔ اور موسم خزان و بہار میں بہت کم۔ مگر اسکی بہت مشق کرنی ہر موسم مضر ہے اور صحت کے واسطے ہرگز اچھا نہیں"۔ اور جب کسی شخص نے اُس سے پوچھا کہ عشق کی خوشیوں میں کب مشغول ہونا چاہئے تو اُس نے جواب دیا کہ "جب تم خود اپنے ہی آپ میں کمزور ہونا چاہو"۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو دیوتاؤں کے لئے قربانی چڑھانے سے منع کیا اور انہیں حکم دیا کہ صرف انہیں قربانگاہوں پر عبادت کریں جو خون سے آلودہ نہیں ہیں۔ اُس نے دیوتاؤں کی قسم کھانے سے منع کیا اور یہہ کہتا تھا کہ "ہر ایک شخص کو اِس بات کا عادی ہونا چاہئے کہ بغیر قسم کے قابل اعتبار بنے"۔ اُس کا یہہ قول تھا کہ لوگوں کو چاہئے کہ دیوتاؤں کو بھوتوں سے بڑھکر اور بہادروں کو آدمیوں سے بڑھکر تعظیم دیا کریں۔ اور والدین تمام آدمیوں سے بڑھکر عزت کے لائق ہیں۔ اور کہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ایسطور پر موانست رکھنی چاہئے کہ دوست دشمن نہ بنجاویں بلکہ دشمن دوست۔ ہمکو بالاستشار غیر اپنا ہی فائدہ تصور نہ کرنا چاہئے۔ قانون کی حمایت اور بے قانونیت کیساتھ جنگ کرنی چاہئے۔ اُس نے اپنے شاگردوں کو لوبیا یا باقلہ کھانے سے منع کیا کیونکہ اُس سے باد یا بلغم پیدا ہوتا ہے کیونکہ اگر اِس قسم کی خوراک سے پرہیز کیا جاوے تو خواب آسان اور بلا جنبش آتے ہیں۔ گوشت کھانیکی بابت اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہ گوشت نہ کھایا کرتا تھا۔ مگر قربانی تو ضرور کرتا تھا اور یہہ بھی واضح ہے کہ گوشت کھانے سے قطعًا منع نہیں کیا بلکہ بہت گوشت کھانے سے ضرور منع کیا ہے۔ اور حیوانات کا دل اور اوجھری اور تھپری وغیرہ کھانے سے منع کرتا تھا۔ وہ خود مچھلی کھایا کرتا تھا مگر بہت کم اور شراب بھی پیتا تھا مگر دن کو کبھی نہیں۔ لیکن ساتھ ہی اُس کے وہ یہہ بھی کہتا تھا کہ انسان کو پاکیزگی ہر قسم کے گوشت اور انڈوں اور انڈا دینیوالے جانوروں اور لوبیے وغیرہ سے پرہیز کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ پھر ایک اور جگہ لکھا ہے کہ تمام مقدس گوشت نہ کھانے چاہئیں اور اُس کا باعث یہہ ہے ایک ہی قسم کی چیزیں دیوتاؤں اور آدمیوں ہر دو سے مستعمل ہونی چاہئیں۔ پس اُس گوشت کھانے کی اجازت دیتا ہے جو قربانی میں چڑھائے نہیں جاتے اور اس نے جانوروں کے مارنیکی قطعی ممانعت کی۔ وجہ اسکی یہہ تھی کہ جب جانوروں کو قتل کرنے کا حکم نہیں ہے تو آدمی کو مار ڈالنے کی کس قدر زیادہ ممانعت ہوگی؟

فیثاغورث ریاضی کا مکمل کرنے والا سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ اُس نے ریاضی کے ابتدائی اصولوں کو درجۂ کمال تک پہنچایا۔ اور ارسٹو کلاینڈس کے بیان کے بموجب وہ سب علوم سے بڑھکر حساب کی بڑی مشق کیا کرتا تھا۔ (ڈایوگنیس ۸ ۱۲ ۱۱) اور اپلوڈورس منطقی کہتا ہے کہ جب اُس نے یہہ مسئلہ دریافت کیا کہ مثلث قائمۃ الزاویہ کا وتر اُس کے بازوں کے مربع کے مجموعہ کے برابر ہوتا ہے تو اس نے سو بیلوں کی قربانی کی۔ یہہ تو ایک مشہور بات ہے کہ اقلیدس کے پہلے مقالہ کی ۴۷ ویں شکل اُسی کی تحقیق کی ہوئی ہے؟

اُس نے فن طبابت بھی سیکھا تھا۔ اُس کے بموجب اُس نے انسان کی زندگی کو سال کے چار موسموں کے لحاظ سے چار حصوں پر منقسم کیا تھا یعنی لڑکپن موسم بہار سے مشابہ ہے اور وہ بیس برس تک ہوتا ہے۔ جوانی موسم گرما سے مشابہ ہے اور وہ بھی بیس برس تک ہوتی ہے۔ ادھیڑ عمر موسم خزان سے تشبیہ دیا جاتا ہے اور اسکا عرصہ بھی بیس برس کا ہوتا ہے۔ اور عمر رسیدگی یا بڑھاپا موسم سرما ہے اور بیس برس تک رہتا ہے۔ زبور نویس بھی یوں رقمطراز ہے کہ "ہماری زندگی کے دن ستر برس ہیں اور اگر قوت ہو تو اسی برس لیکن یہہ توانائی محنت اور مشقت ہے" (زبور ۹۰: ۱۰)۔ اُس کا بیان ہے کہ نطفہ مغز سے اترتا ہے خود جسمیں گرم ابخرے ہوتے ہیں۔ اور جب یہہ رحم میں قرار پکڑتا ہے تو اسمیں دماغ سے خوبی اور رطوبت اور خون پہنچتا ہے اور اِس سے گوشت اور پٹھے اور ہڈیاں اور بال اور تمام جسم بنتا ہے۔ اور بخار سے روح بنتی ہے اور نیز احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور کہ چالیس دن کے آخر میں جنین بنجاتا ہے مگر اصولات اعتدال کے بموجب یہہ ساتویں یا شاید نویں اور زیادہ سے زیادہ دسویں مہینے سے پہلے کمل نہیں ہوتا اور تب وہ تولد ہوتا ہے۔ اور خود اس میں زندگی کے تمام اصول مرکوز ہوتے ہیں جو ایک دوسرے سے باہم متحد ہوتے ہیں اور اُن کے اتحاد اور اجماع سے اعتدال کل وقوع میں آتا ہے اور اُن میں سے ہر ایک اپنے اپنے وقت مقررہ پر منکشف ہو جاتا ہے؟

وہ زندگی کو ایک میلے سے تشبیہ دیتا تھا چنانچہ وہ کہتا ہے کہ "جیسے بعض اشخاص میلے میں انعام حاصل کرنے کے لئے آپسمیں مقابلہ کرتے ہیں اور بعض تجارت کے لئے آتے ہیں اور بعضے صرف تماشبین ہوتے ہیں ویسے ہی غلامانہ طبیعت والے لوگ شان و شوکت اور لالچ کے شکاری پیدا ہوتے ہیں مگر فلاسفر حق کے متلاشی ہوتے ہیں"؟

فیثاغورث تناسخ کا قائل تھا وہ کہتا تھا کہ میں پہلے جنم میں

دلچسپ معلومات

چاک اور چونا ہموزن باریک پیس کر سپرٹ آف وائین یا برانڈی شراب میں خمیر کر کے بتیاں بنا کر سکھالو۔ وقت ضرورت کپڑے پر گھسکر برش سے صاف کر لو تو ریشمی کپڑے سے چکنائی دور ہو جائیگی اور ریشمی کپڑے سے سیاہی کا داغ دور کرنے کے لئے یہہ علاج ہے کہ کیلے کی راکھ کو تیز دیسی شراب میں ملا کر داغ پر ملدو اور بعد اس کے ریٹھہ اور پانی سے دھو ڈالو؛

دنیا بھر کے ملکوں میں سے اسکاٹ لینڈ میں توام بچے زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور عورتیں مردوں کی نسبت تعداد میں تین گنا کم ہوتی ہیں۔ اور دراز عمر بھی اسی ملک میں اکثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۰۳ء میں وہاں ایک ہزار چھہ سو بیس توام بچے پیدا ہوئے تین عورتوں کے پیچھے ایک مرد ہے۔ گذشتہ سال ۳۷۶ آدمی ایسے تھے جو ۹۰ اور ۱۰۰ سال کے درمیان کے عمر کے تھے؛

کچھہ عرصہ گذرا کہ ہوورڈ سٹی کمیگن واقعہ امریکہ میں ایک ۹۲ برس کے مرد کی ۸۳ برس کی بڈھی عورت کے ساتھہ شادی ہوئی۔ ان کی شادی کے وقت اُن کے ۳۴ پوتے اور پڑپوتیاں موجود تھیں؛

انگلستان میں چاہ کا رواج سنہ ۱۶۵۰ء میں ہوا۔ ایک شخص مسمی جوناس ہانوے جس نے ایشیا کے ممالک کی مدت تک سیر کی سنہ ۱۷۵۰ء میں انگلستان میں اس کا جاری کنندہ ہے؛

ساحل ایکواڈور کے پرے گوایاکوئل سے ۶۰۰ میل مغرب کو جزیرہ چیتھم واقعہ ہے اور خط استوا اُس کے عین وسط سے گذرتا ہے۔ اس جزیرہ میں جنگلی بلیاں بیشمار ہیں اور سب کی سب بالکل سیاہ چوہے اور چوہیوں کے بجائے مچھلیوں پر ہی گذارہ

کرتی ہیں؛

مُرسلات

ہز ہائینس دی راجہ آف چمبہ کا درس

یہہ وہ درس ہے جو جناب ہز ہائینس دی راجہ آف چمبہ نے اسکاچ مشن سکول کے تقسیم انعامات کے موقعہ پر یکم مئی سنہ ۱۹۰۵ء کو بزبان انگریزی سنایا تھا؛

پیارے ڈاکٹر ہچسن۔ استادان۔ اور طلباء!

میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ میرے اس تعویق کو جو لڑکوں کے انعامات دینے میں ہوگی جنکو انہوں نے بڑی جانفشانی سے حاصل کیا ہے معاف فرماوینگے۔ کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر ہچسن صاحب کا خصوصاً اور آپ کا عموماً شکریہ ادا کروں کہ آپ لوگوں نے مجھہ سے یہہ درخواست کر کے کہ میں تقسیم انعامات کے وقت صدر مجلس بنوں مجھے عزت بخشی۔ یہہ پہلی مرتبہ نہیں بلکہ تیسری مرتبہ ہے کہ آپ لوگوں نے یہہ مہربانی مجھپر فرمائی ہے۔ یہہ میری ہمیشہ سے خوشی رہی ہے کہ ایسے موقعہ پر حاضر ہونے کی خاطر سے مدعو کیا گیا ہوں۔ مجھے پختہ پتہ تو معلوم نہیں کہ انگریزی تعلیم اس ریاست میں کب سے شروع ہوئی ہے مگر گمان غالب ہے کہ سنہ ۱۸۶۳ء میں شروع ہوئی۔ پس آپ بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ انگریزی تعلیم کو یہاں جاری ہوئے پورے بیالیس برس گذر گئے اور کوئی قابل یاد نتیجہ نہ نکلا۔ سکاچ مشن اس بات کی فکرمند تھی کہ اس مدرسہ سے ایسے ایسے مفید لڑکے مہیا کرے جو اس ملک کی روحانی اور ذہنی ترقی کو رونق دینے کے لئے مفید ہوں۔ اور ہمارا بھی منشا کچھہ اسی قسم کا تھا۔ ہم دونوں یہہ نہیں کہہ سکتے کہ کہاں تک ہماری یہہ مطلب براری ہو گئی ہے۔ مگر میں اس بارے میں بہت کچھہ طور پر پیش کہہ سکتا ہوں کہ ہم ابھی تک بیرونی مدارس اور کالجوں کے ممنون ہیں جنکے طلباء طیار ہو کر ہمارے مدرسوں اور ریاست کے دیگر محکموں میں کام کرتے ہیں۔ لڑکو۔ میں بڑی سرگرمی اور سنجیدگی کے ساتھہ تم سے عرض کرتا ہوں کہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو اور زیادہ مصروف کرو اور یوں مدرسہ کے بانیوں کی امیدیں بر لاؤ۔ ڈاکٹر ہچسن صاحب اور میں خود ہر دو بڑے شوق سے اس دن کے دیکھنے کے آرزومند ہیں جبکہ ہم اپنی امیدیں بخوبی پوری ہوتی ہوئی دیکھینگے۔ میں اس امر میں بہت طول نہیں دیتا کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ لڑکے منتظر ہیں کہ ہمیں انعام جلد ملے لہذا میں اور طول دینا نہیں چاہتا۔ میں نیجر اور استادان اور لڑکوں کا اور زیادہ مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے آج صبح یہہ عزت بخشی ہے۔ اب میں اس مرتبہ سے الوداع ہوتا اور ڈاکٹر ہچسن صاحب کو انعام تقسیم کرنے کا موقع دیتا ہوں؛

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار

نور افشان سلامت بعد تسلیم نیاز معروض ہے کہ ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر بندہ کو ممنون فرماویں کہ بندہ عرصہ چند سال سے دین محمدی کی غلطیوں کو دیکھکر دل برداشتہ ہو گیا تھا چنانچہ دیگر مذہب والوں کی بھی تقریریں سُنی لیکن کسی میں یہہ خاصیت و تاثیر نہ دیکھی کہ ہمارے دل کو اپنی طرف راغب کرے لیکن مجھے بذریعہ گلاب خان واعظ انجیل چکوال اتنا معلوم ہوا کہ خداوند مسیح انسانی جامہ پہنکر اس دنیا میں آیا اور ہمارے اور ہمارے گناہ ہو کے بدلے میں اپنی جان دیکر ہمیں

اپنے خون سے خرید لیا اب جو کوئی اُس پر ایمان لاتا ہے ہلاک نہیں ہوتا بلکہ ہمیشگی زندگی پاتا ہے اگرچہ میں اب بھی اپنے دل سے عیسائی ہوں لیکن میرا ارادہ ہے کہ گیارہ جون تک ظاہرا خداوند مسیح کے گلہ میں شامل ہو جاؤنگا اس لئے جملہ حامیان دین محمد کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کوئی صاحب محمد صاحب کا شفیع ہونا یا قرآن کا خدا کیطرف سے نزول ہونا کتب ہائے سماوی سے ثابت کر سکتا ہو خاصکر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا کوئی اور صاحب میرے ساتھ خط کتابت کر سکتا ہو الراقم مولوی الہ دتا ولد مولوی نور محمد امام مسجد گورستان والی سکنہ چکوال ؁

البدر کی ژاژ خائی

یوں تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو البدر کے نئے ایڈیٹر مفتی محمد صادق کا ایک نیا فخر ہو گیا ہے جو ریویو نمبر ۳ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۵ء میں اس کی تعریف کر کے بھلایا ہے پر سابق ایڈیٹر منشی محمد افضل صاحب کی ہولناک موت کا ذکر اتنا طول طویل نہیں کیا کیونکہ دل میں کھٹکا تھا کہ اس کی بیماری کس قسم کی تھی اور کیونکر میں بیمار پرسی کو بھی نہ گیا اور ماتم میں بھی شریک نہ ہوا اور اس کی بیوہ صاحبہ کو قادیان سے نکل جانے کا حکم صادر فرمایا ؁

واہ رے ہمدردی نام کو مثیل مسیح اور امت کے ساتھ یہہ سلوک آگے کو کیوں نہ زیادہ مرید ہوں گے جب کہ ایک لائق اور حامئے احمدیت کا یہہ حال ہوا جسنے البدر کے کالموں کو سیاہ کر کے دنیا میں قادیانی مذہب کا نقارہ بجایا۔ کہ اس کی میت بھی بلا غسل نکالنے کا حکم دیا جو کہ وارثان جنازہ کو ناگوار گذرا۔ جس کے آپ مثیل بنتے ہیں اُس کی بابت یہہ لکھا ہے کہ وہ ہمارا ہمدرد سردار کاہن جو ہماری کمزوریوں میں ہمارا ہمدرد نہ ہوا (عبرانیوں) ؁ راقم واعظ مانانوالہ بار

”چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی“

ڈیر ایڈیٹر۔ کیا آپ برائے مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار نایاب کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر بندہ کو مشکور وممنون فرمائینگے ؁

کئی ایک مضمون بعنوان ”کرسچن تھیٹریکل کمپنی“ میری نظر سے گذرے جن سے نتیجتاً یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بعض سرگرم اور نوجوانکو نش تھیٹر دیکھنے سے مانع مسیحی اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ ایک کرسچن تھیٹرکل کمپنی ضرور ہونی چاہئے۔ ہاں بے شک یہہ رائے ہے تو پسندیدہ مگر مجھے اس میں چند ایک مشکلات نظر آتی ہیں جنکا بیان کرنا خلاف از مصلحت نہ ہوگا۔ امید ہے کہ آپ لوگ ان پر غور کرینگے اور جواب سے مطلع فرمائینگے ؁

۱۔ کیا کمپنی صرف ایک ہوگی یا مختلف شہروں میں چند ایک ؟

۲۔ کیا یہہ کمپنی کسی خاص شہر میں مقیم رہیگی۔ یا شہر بہ شہر دورہ کیا کریگی ؟

کیونکہ اگر کمپنی ایک ہوئی اور کسی خاص شہر میں مقیم رہی تو صرف اسی جگہ کے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکینگے اور دوسرے شہروں کے محروم۔ اور اگر شہر بہ شہر دورہ کرتی رہی تو خرچ اتنا کہاں سے آئیگا۔ کیونکہ اگر ٹکٹ بھی لگایا جاوے تو غالباً مسیحی ہی لوگ تماشہ دیکھینگے ہندو و محمدی تو کاہیکو آنے لگے۔ اور مسیحی لوگوں کی ٹکٹ کی آمدنی سے تو شاید ہی کمپنی چلے۔ کیونکہ تماشبینوں کی تعداد کافی نہیں ہے ؁

۳۔ کیا روپیہ اتنا موجود ہے۔ کہ کمپنی بخوبی جاری ہو سکے کیونکہ اگر معمولی کمپنی بھی شروع کی جائے تو ایک ہزار روپیہ ہو۔ ورنہ پانچسو تو کوئی بات ہی نہیں۔ اگر اچھا سامان بمبئی سے منگایا جاوے (جیسا کہ کسی شخص نے رائے پیش کی تھی) تو پانچسو روپیہ تو صرف سامان ہی میں صرف ہو جائیگا۔ اور پھر سرمایہ اتنا چاہئے کہ کم سے کم ایک ماہ کا خرچ پہلے کمپنی اٹھا سکے۔ روزمرہ کا خرچ و ایکٹرز وغیرہ کی تنخواہیں ؁

اگر ان سب باتوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ تو بیشک بہت اچھی بات ہے کہ مسیحی تھیٹرکل کمپنی اپنے کھیل۔ مثلاً آخسویرس بادشاہ۔ یوسف و یعقوب۔ دانیل نبی۔ سدرک۔ میسک۔ عبد نجو۔ وغیرہ وغیرہ دکھائے کیونکہ پڑھنے کے ساتھ ایکٹ میں دیکھنا اصلی زمانے کا نقشہ نظر کے سامنے کھینچ جاتا ہے۔ اور زیادہ اثر کرتا ہے۔ پر خیال رہے کہ کمپنی کا چلنا یا چلانا بڑی ہوشیاری کا کام ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ پیچھے یہہ شعر پڑھا جاوے ؎

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

راقم۔ ایم۔ ایس

مسلمانوں کی قرآنی اور غیر قرآنی حالت

موجودہ دین محمدی عموماً روایات اور ملاؤں کی کہاوتوں پر قائم ہے شاذونادر کوئی محمدی قرآنی ہے میں قریباً ۱۵ سال سے محمدیوں میں پاک انجیل کی بشارت دیتا ہوں۔ اس عرصہ میں مجھے صرف ایک دو قرآنی مسلمان دیکھے ؁

مجھے یاد ہے جب میں اور محمود میاں صاحب مسٹر پال کو صاحب ۱۹۱۳ء کو بعلاقہ راولپنڈی موضع لبالی میں لوگوں کو انجیل مقدس کی دعوت دینے گئے وہاں کے مولوی صاحب سے رو برو ملاقات ہوئی بعد سلام۔ مولوی صاحب آپ کون ہیں۔ ہم عیسائی۔ مولوی صاحب بارک اللہ تعالیٰ جس قوم کی وصف حمیدہ میں قرآن شریف میں پڑھتا تھا آج مری گنہگار آنکھوں سے اہل نصاریٰ کو دیکھا۔ آئیے میرے گھر میں تھوڑی دیر تشریف رکھئے۔

ہمنے انکی نوازش کو شکر گذاری سے قبول کیا۔ تھوڑی قیل و قال کے بعد مولوی صاحب نے دستر خوان بچھایا اور ہمارے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ ہونے کا قصد فرمایا ہمنے اخلاصاً حاشا کہکر اپنے ساتھ کھانا کھانے سے باز رکھنا چاہا مولوی صاحب نے فرمایا کچھ باک نہیں۔ ہمنے کہا آپ کھانا تو ہمارے ساتھ خوشی سے کھا سکتے ہیں لیکن اس خبر کے مشتہر ہونے پر آپ ضرور برادری سے خارج اور جمعرات کی روٹیاں بند ہو جائینگی علاوہ اور موتی ماری سے ہاتھ دھو بیٹھوگے مولوی صاحب مجھے کچھ پرواہ نہیں خداوند کریم نے مجھے بہت کچھ دیا ہوا ہے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتا میں رسمی مسلمان نہیں میں قرآن کا مسلمان ہوں قرآن شریف میں لکھا ہے وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لہم یعنے اور اہل کتاب کا کھانا تمہیں حلال اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے اور یہ بھی فرمان خدا تجدن اقربہم مودۃ اللذین آمنوا اللذین قالوا انا نصریٰ ذالک بان منہم قسیسین ورہبانا وانہم لا یستکبرون یعنے اور دوستی کے بارے میں مسلمانوں کے لئے تو انکو زیادہ قریب پائیگا جو کہتے ہیں کہ نصارا ہیں اس لئے کہ ان میں عالم ہیں اور درویش اور یہ لوگ تکبر نہیں کرتے سورہ مائدہ۔ میں قرآنی محمدی ہو کر آپ کے ساتھ کھانا ضرور کھاؤنگا کیونکہ ؎

خوردہ ہما بہ کہ بیاران خوری
خاک بر آن خور کہ تو تنہا خوری

افسوس اس سے چند مدت بعد مولوی صاحب اس جہان سے کوچ کر گئے لیکن اُن کے اس فعل کا اثر وہاں کے مسلمانوں میں اب تک باقی ہے وہ لوگ وہاں کے انجیلی واعظ جناب پیر سید محبت علی شاہ صاحب کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں اگر کوئی اور بھی عیسائی وہاں جاوے تو کوئی پرہیز نہیں ٹھیک ہے جتہا راجہ تنہا پچہ لبالی کے ایک سید صاحب نے مجھے دعوتی خط لکھا اور اپنی دعوت کو اس طرح منظور کرانے پر مجبور کیا کہ چونکہ حضرت عیسےٰ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے چھوٹے سے چھوٹے شاگرد کو ایک ٹھنڈا پیالہ پانی کا پلائیگا وہ بغیر اجر نہیں رہے گا آپ ضرور شام کا کھانا میرے ہاں کھا کر اس فیض سے مجھے مستفیض فرمائینگے ۔ ناظرین محمد صاحب نے فرمایا بت پرستوں سے پرہیز کرو اور عیسائیوں سے رابطہ اتحاد قائم کرو۔ لیکن رسمی محمدی اس کے برخلاف برتاؤ رکھتے ہیں رسمی محمدیوں کا طریقہ پھر عرض کرونگا۔

غور طلب

اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے کیونکہ اگر وہ اپنے بھائی سے جسکو اس نے دیکھا محبت نہیں رکھتا ہے تو خدا سے جسکو اس نے نہیں دیکھا کیونکر محبت رکھہ سکتا ہے ایوحنا ۴ باب ۲۰ ۔ راقم جمیل الدین مسیحی از ننگر گنڈہ ضلع گورداسپور

جناب ایڈیٹر صاحب

جب میں کھاسی پہاڑیوں کے ریوایول کا حال پڑھتا ہوں کہ کس طرح خدا اپنی روح پاک کا زور دکھا رہا ہے تو میرا دل خوشی اور شکر گذاری سے معمور ہو جاتا ہے اور تب میرے دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ کاشکہ خدا اپنے بڑے رحم سے ہر جگہ ایسی حقیقی تبدیلی پیدا کرے۔ اور میں اسی اخبار کے ہر ایک ناظرین سے التجا کرتا ہوں کہ وے اپنی دعاؤں میں چنبہ کی کلیسیا کو جو بالکل نیند غفلت میں سو رہی ہے ضرور یاد کیا کریں۔ اور ہمیں قوی امید ہے کہ خدا ہماری دعاؤں کا ضرور جواب دیگا۔ کاشکہ خداوند ہمکو جلد وہ دن دکھائے جس میں کہ چنبہ کی یہی کلیسیا ان پہاڑوں میں نور کی مانند چمکے۔ میں نہایت ہی افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ حالانکہ اس جگہ کلیسیا کو قائم ہوئے تقریباً چالیس برس ہوئے ہیں لیکن اسی عرصہ میں جیسا چاہیے تھا ویسا خدا کا جلال ظاہر نہیں ہوا ہے۔

ہمارے آسمانی باپ کا ہزار ہزار شکر ہو کہ اس نے اب تو راجہ شام سنگھ صاحب بہادر کی بدولت ایک عبادت خانہ بھی تعمیر کرا دیا ہے۔ امید ہے کہ خداوند جو دعاؤں کا سننے والا ہے اب اس کلیسیا کو برکت دے گا جس کے لئے اس نے پہلے سے یہہ گرجا گھر تیار کر دیا ہے۔ اور ہماری شب و روز یہہ ہی دعا ہے کہ خدا وہ دن ہمکو دکھا دے کہ جس میں اس چھوٹی سی کلیسیا میں حقیقی روحانی زندگی پیدا ہو وے۔ اور اس کے لئے خالی دعا ہی مانگنا کافی نہیں ہے بلکہ خود کوشش کرنا بھی لازمی ہے کاشکہ خداوند اس کلیسیا کے ستونوں کو اپنی خدمت کے پورے طور پر بجا لانے کی طاقت دیوے۔ آمین۔ ایک خاکسار مسیحی

ریویو آف ریلیجنز

جناب ایڈیٹر صاحب نور افشان تسلیم۔ یہہ چند الفاظ نور افشان میں درج فرما دیں

قادیانی اخبار ریویو نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۱۶۲ ایک عجیب مضمون بعنوان کیا حضرت مسیح بیوی رکھتے تھے میری نظر سے گذرا تعجب ہے کہ میں نے آج تک یہہ بات کسی محمدی سے نہ سنی

راقم لکھتا ہے کہ ایک زمانہ تھا کہ حضرت مریم کا حضرت مسیح کے سوائے اور اولاد جننا مسیح کے شان الوہیت کے خلاف سمجھا جاتا تھا کہ خداوند کی ماں ہو کے فانی بچے جنے پر اب عیسائی صاحبان نے تسلیم کر لیا ہے کہ مریم کی اور اولاد بھی تھی۔ مگر اس امر کو کہ حضرت مسیح بیوی رکھتے تھے بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ تاکہ شان الہی میں فرق نہ آجائے

میں پوچھتا ہوں کہ وہ کونسا زمانہ تھا جب مسیحی لوگ مریم کے اور اولاد پیدا ہونے سے مسیح کی الوہیت کے خلاف سمجھتے تھے یا کہ آپ نے اپنی طرف سے یہہ

بات لکھ ماری ہے۔ واضح ہو کہ عیسائی شروع سے متفق ہیں کہ بعد تولد شریف خداوند یسوع کے مریم کے اور اولاد بھی پیدا ہوئی اور یہہ بات انجیل سے ثابت ہے اگر کسی بدبختی یا ناواقف شخص نے انکار کیا ہو تو وہ بات اور ہے اور پھر مریم کے اولاد جننے سے شان الوہیت میں کیونکر فرق آسکتا ہے جبکہ ہم مریم کو محض انسان سمجھتے ہیں (سوائے مسیح کے)۔ ع۲ رہی بات یہہ کہ حضرت مسیح بیوی رکھتے تھے اور بھی حیرت خیز بات ہے۔ ناظم کہتا ہے۔ کہ مریم و مارتھا اور مریم مگدلینہ جو ہمیشہ خداوند کی صحبت میں رہتی تھیں۔ مسیح کو خداوند۔ مالک۔ صاحب آقا کہہ کر پکارتی تھیں اور یہہ الفاظ شوہر یا خاوند کے لئے استعمال کئے جاسکتے ہیں جیسا سارہ حضرت ابراہیم کو کہتی تھی اور قانائے جلیل میں جس شادی کا ذکر ہے وہ مسیح کی اپنی شادی تھی۔ کیونکہ اس کے شاگرد اور والدہ شریف بھی بیاہ میں شریک تھے اور پھر مریم مگدلینی کو مسیح کی بیوی قرار دیتا ہے کہ مسیح نے باغ کے کنارے جی اُٹھنے کے بعد مریم کو اے عورت کا خطاب دیا اس لئے کہ وہ آپ کی منکوحہ بیوی تھی۔ یہہ سب خیالات ملحدانہ اور شیطانی کلمات اور فضول گفتگو میں ہیں بھلا کس کی عقل گواہی دیتی ہے۔ کسیکو آقا یا صاحب یا مالک یا خداوند کہنا شوہر یا خاوند مراد ہے۔ یہہ الفاظ تو سب عزت و مراتب کی غرض سے سچے شاگردوں نے استعمال کئے۔ صاف لکھا ہے کہ مریم مارتھا اور اسکا بھائی لعزر اور مریم مگدلینہ وغیرہ مسیح کے جان نثار اور سچے شاگرد تھے اور اس کے خدمت گذار اور مومنین میں سے تھے؛

اور یہہ جو راقم نے لکھا ہے۔ کہ قانائے جلیل میں جس شادی کا ذکر ہے کہ وہ مسیح کی اپنی شادی گمان میں گذرتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی ایسا کلیہ قاعدہ بیان کیجئے کہ جس سے شادی مذکور مسیح پر عاید ہو بقول قرآن صاحب لکھا ہے کہ کسی کی شادی تھی صرف اُس بزرگ خاندان کی اُس میں دعوت تھی بمعہ آپ کے حواریین شریف کے تعجب کی بات ہے کہ قادیان سے ایسے مضمون نکلتے ہیں جن سے پبلک کی نہ تو بہتری ہے اور نہ دلائل و براہین سے کسی کو قائل کرتے ہیں صرف تاویلات بیہودہ سے اگر مگر یا ملا کے میاں مٹھو بن جاتے ہیں اور مغرور مرغ کی طرح پکار کرتے ہیں کہ ہم بھی کچھ ہیں؛ حالانکہ نہ آگے کی خبر نہ پیچھے کی واقفیت صرف دل دکھانا اُن کی ذات شریف میں سماگیا ہے؛

کیونکہ یوحنا باب ۲ میں کسی کی شادی ہے کوئی دلہا ہے خداوند صرف مہمان ہے جہاں اس نے قدرت الٰہی کو آشکارا فرمایا اور حواریین کا ایمان زیادہ قوت ور ہوگیا اور ایک معجزہ عظیم ظہور میں آگیا؛

پھر فرماتے ہیں کہ مسیح کے جی اُٹھنے کے بعد مریم مگدلینہ کو عورت کہا واضح ہو کہ اول تو قادیانی مذہب مسیح کے جی اُٹھنے کا منکر ہے پھر یہہ لفظ کہ بعد جی اُٹھنے کے کیونکر زبان پر آگیا؛ صرف مطلب کے لئے تاکہ خداوند کی عصمت پر حملہ کیا جاوے (جو کہ ایک امر محال ہے)؛

رہی بات یہہ کہ اے عورت۔ اس کا مطلب بھی راقم اخبار نے نہ سمجھا کیونکہ کسی کو عورت کہنے سے اپنی بیوی مراد نہیں ہوسکتی بلکہ شخص مونث کا خطاب ہی عورت ہے پس عورت کو عورت کہنا برا محاورہ نہیں یہہ تو اکثر سننے میں کئی دفعہ آتا ہے کہ آدمی سوائے اپنی بیوی کے دوسری عورات کو عورتیں کہتے ہیں بھلا کیا یہہ سب ان کی بیویاں ہوئیں؟ ہرگز نہیں ہم امید کرتے ہیں کہ راقم مضمون خواہ ایڈیٹر صاحب ہیں خواہ ان کے معاونین اُس کو واپس لے لینگے اور ناحق شرمندگی گوارا کرینگے؛ راقم بوٹا مل واعظ مانانوالہ

لطیفہ

مرزائی۔ کبوتر کا گوشت ہم بڑی چاہت سے کھاتے ہیں کیونکہ وہ عیسائیوں کا خدا ہے؛

عیسائی۔ پھر آپ سوئر سے کیوں جی چراتے ہیں کیونکہ ہندو اُس کے اوتار کے قائل ہیں؛

ہندو۔ تالی بجا کر اَخ اَخ اَخ یوں تو آپ کے ایک پنتھ دو کاج ہو جاینگے؛

اہل سنت۔ خوب ہوئی واہ؛

(راقم واعظ مانانوالہ)

بقیہ

آریہ صاحب کی چیدہ برائی

اور پھر استثنا ۹-۲۳ آیت اسی طرح اُسوقت جب خداوند نے تمکو قادس برنیع سے باہر بھیجا اور فرمایا چڑھ جاؤ اور اُس زمین کے جو میں نے تمکو دی ہے وارث ہو اُسوقت تم خداوند اپنے خدا کے حکم سے پھر گئے اور تم اُسپر ایمان نہ لائے اور اُسکی آواز کو نہ سنا جس دن سے میں نے تمہیں جانا تم خداوند سے سرکشی کرتے ہو۔ دیکھئے جناب یہہ عہد شکنی ہے؛

اور استثنا کے ۱ باب میں یوں مرقوم ہے کہ تم۔ زمین کے میووں میں سے لیکر ہم پاس اُتر آئے اور ہمیں خبر پہنچائی کہ اچھی زمین ہے جو خداوند ہمکو دیتا تو بھی تم چڑھنے پر راضی نہ ہوئے بلکہ تم نے خداوند اپنے خدا کے حکم سے سرکشی کی اور تم نے اپنے خیموں میں کڑکڑا کے کہا از بسکہ خداوند ہمارا کینہ رکھتا اس لئے ہمکو مصر کی زمین سے نکال لایا تاکہ ہمیں اموریوں کے ہاتھ میں گرفتار کرادے اور وے ہمیں ہلاک کریں ہم کہاں چڑھیں ہمارے بھائیوں نے تو یوں کہکے ہمیں بیدل کردیا کہ وہ لوگ تو تم سے بڑے اور لمبے ہیں اور اُن کے شہر بھی بڑے اور اُنکی دیواریں آسمان تک ہیں اور ہم نے بنی عناق کو وہاں دیکھا تب میں نے تمہیں کہا ہراسان نہ ہو اور اُن سے ہرگز مت ڈرو۔ خداوند تمہارا خدا جو تمہارے آگے آگے چلتا ہے تمہاری طرف سے جنگ کریگا اُس سارے کام کے مطابق جو اُس نے تمہارے لئے مصر میں تمہاری آنکھوں کے سامنے کیا اور بیابان میں

بھی جہاں تم نے دیکھا کہ کیونکر خداوند تمہارا خدا جیسے مرد اپنے لڑکے کو لئے پھرتا ہے تم کو اس سارے راستہ میں جس میں تم چلے آئے اوٹھائے پھرا یہانتک کہ تم اس جگہ آپہنچے۔ تب بھی اس بات میں تم خداوند اپنے خدا پر ایمان نہ لائے۔ جو راہ میں تم سے آگے جاتا تھا کہ تمہارے لئے جگہ تجویز کرے جہاں تم اپنے خیمے کھڑے کرو رات کو آگ میں ہوکے تاکہ تمہیں وہ راہ دکھلائے جسمیں تم چلو اور دن کو بدلی میں ہوکے۔ تب خداوند نے تمہاری باتیں سنیں اور غصے ہوا اور قسم کھا کے یوں بولا کہ یقیناً اس شریر پشت کے لوگوں میں سے ایک بھی اس اچھی زمین کو جسکے دینے کا وعدہ میں نے اُن کے باپ دادوں سے قسم کھا کے کیا ہے نہ دیکھیگا مگر یفنہ کا بیٹا کالب اُسے دیکھیگا اور میں یہہ زمین جسپر اُس نے قدم مارا ہے اُسے اور اُسکی نسل کو دونگا اس لئے کہ اُس نے خداوند کی پوری تابعداری کی۔ استثنا ۱-۳۲-۳۶ ناظرین اگر استثنا ا باب کو بغور مطالعہ فرمادیں تو بنی اسرائیل کی عہد شکنی اور خدا کے قدرتی کاموں کو بچشم خود دیکھنا اور اُس کے بندے موسیٰ سے تسلی بخش باتیں سننا اور تسپر بھی تسلی اور اعتقاد دل میں نہ لانا بلکہ بے ایمانی کو عمل میں لانا ثابت ہے دویم بغاوت روگردانی اور نافرمانی ثابت ہوئی؛

پھر دیکھو زبور میں لکھا ہے ہاں انہوں نے اس دلپذیر سرزمین کی تحقیر کی وے اُس کے سخن پر ایمان نہ لائے بلکہ اپنے خیموں میں کُڑکُڑائے اور خداوند کی آواز کے شنوا نہ ہوئے تب اُس نے اپنا ہاتھ اُنپر اُٹھایا کہ انہیں بیابان میں گرا دے۔ زبور ۱۰۶-۲۴-۲۶ آیت؛

اب ہم اُن فقروں کو پیش کرتے ہیں جنپر آریہ صاحب کا خیال ہے کہ خدا خود عہد شکنی کا اقراری ہے گنتی ۱۴-۳۳-۳۴ آیت؛

تمہارے لڑکے اس دشت میں چالیس برس تک بیابان میں بھٹکتے پھرینگے اور تمہاری برگشتگی کے اٹھانے والے ہونگے جب تک کہ تمہاری لاشیں اس دشت میں نیست و نابود نہ ہوں اُن دنوں کے شمار کے موافق جن میں تم اُس زمین کی جاسوسی کرتے تھے جو چالیس دن ہیں دن پیچھے ایک سال ہوگا سو تم چالیس برس تک اپنے گناہ کو اٹھائے رہوگے۔ تب تم میری عہد شکنی کو جان لوگے اس جگہ ہم تین باتیں دیکھتے ہیں؛

اول بنی اسرائیل کی برگشتگی دویم بالعوض اس کے چالیس برس کی تباہی و بربادی۔ سویم بہ سبب اس کے کہ وے اپنی برگشتگی کے نتیجے خدا کی عہد شکنی کو سمجھیں اور جانیں چالیس برس مقرر کئے گئے کہ اتنے عرصہ میں خوب سبق حاصل کرکے تائب ہوجائینگے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرینگے ایمان لائینگے آسمانی کنعان کا رستہ صاف کرینگے۔ لیکن ان فقروں سے یہہ بات پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ خدا عہد شکن ہے بلکہ برعکس اُس کے یہہ واضح ہے کہ بنی اسرائیل کی برگشتگی کا نتیجہ خدا کی عہد شکنی ہے جو بنی اسرائیل سے صادر میں آئی جسکے لئے چالیس برس کی تباہی و تنبیہ مقرر ہوئی تاکہ اس عہد شکنی کا اقرار کریں ان آیتوں اور مقامات مذکورہ بالا پر غور و تامل و خوض و فکر دوڑانے سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے خدا کی عہد شکنی و نافرمانی اور روگردانی کی اور خدا کے عجایب و غرایب کاموں کو دیکھا اور اُسکی رحمتوں کا مزہ چکھا تو بھی اس پر ایمان نہ لائے بلکہ باغی اور سرکش و روگردان ہوئے اس لئے خدا نے کہا کہ تم چالیس برس اس گناہ کے دباؤ کے نیچے رہوگے اس عرصہ تک تمہاری لاشیں اس دشت میں نیست و نابود ہوجائینگی تب تم میری عہد شکنی کی بابت سبق حاصل کروگے ہم نے خدا کی عہد شکنی و نافرمانی کی۔ اس میں خدا کا نیک ارادہ پایا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل توبہ کریں عاجز نہیں ایمان لاویں اور بچ جاویں اب میں ناظرین کی خدمت اور جناب فضلاء و علما و پیشوا آریہ سماج کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہہ عہد شکنی کس کی طرف سے وقوع میں آئی خدا کی طرف سے یا بنی اسرائیل کی طرف سے اگر خدا کی طرف سے تو یہہ چالیس برس کا عرصہ جو اُنکی نافرمانی کی سزا برداشت کرنے کے لئے رکھا اور جتنے ہم نے مقامات بائبل مقدس سے پیش کئے اُن سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ بنی اسرائیل نے خدا کی عہد شکنی نافرمانی روگردانی مخالفت و بغاوت کی اور اگرچہ انہوں نے خدا کے عجایب غرایب اور ہیبت ناک کاموں کو جو مصر اور بحر قلزم اور بیابان میں کئے گئے دیکھے اور خدا کی نعمت و رحمتوں کا مزہ چکھا تو بھی خدا سے باغی اور روگردان ہوگئے اور خدا کی تسلی بخش باتوں کی سماعت نہ کی اسواسطے وہ کُل زرد رنگ جنگلی مردود کی پشت مر کھپ گئی۔ اور یفنہ کا بیٹا کالب اور یشوع وعدے کی زمین میں پہنچ گئے اس لئے کہ انہوں نے خدا کی پوری تابعداری کی۔ ماسوا اُن کے بیس برس کے نیچے والی پشت یشوع کے ہمراہ ہوکر وعدے کی زمین جو سارے ملکوں کی شوکت ہے داخل ہوگئے۔ اگر آپ کے خیال میں عہد شکنی خدا سے ہے تو ان سب واقعات و حادثات کا موجب و سبب کیا ہے؛

اور اگر آپ کے نزدیک جنگلی مردود کی شریر پشت بیابان میں تباہ کرنا غیر واجب امر تھا تو آپ نے یہہ کیوں اعتراض کیا کہ بائبل مقدس برائیوں اور بداخلاقیوں کی ہادی اور حامی و مددگار ہے۔ اور اگر آپ کے نزدیک بھی قوم سرکش و شریر اور عہد شکن و روگرداں نافرمان واجب السزا ہے تو خدا کے اوپر کوئی الزام نہ رہا۔ بلکہ وہ عادل منصف صادق القول ثابت ہوگیا کہ وہ بدکاریوں بداخلاقیوں کی سزا و تنبیہ دینے والا ہے۔ اور اگر خدا بنی اسرائیل کو تنبیہ اور تباہی میں نہ ڈالتا تو کنعان کی سات قوموں کو بسبب انکی شرارتوں کے کیوں تباہ و خارج کرتا۔ خدا کو بدی سے کمال نفرت ہے اسواسطے اپنی عدالتیں دکھلاتا رہتا ہے اب ہم اس بات کو پیش کرینگے کہ کون سا عہد تھا جو بنی اسرائیل نے توڑا تاکہ ناظرین کے دل پر امر مسلم الثبوت پہنچ جاوے کہ عہد شکنی کے الزام سے خدا کی ذات مطلق بری ہے اور یہہ نسل بنی اسرائیل سے ظہور میں آیا نہ خدا سے؛ فقط



واقعاتِ دُنیا کی آئینہ

سفارش۔ مسٹر چارلس ریواز صاحب بہادر نے گورنمنٹ ہند سے زلزلہ زدگان کی امداد کے متعلق ۵ امور کی سفارش کی ہے:۔ (۱) زلزلہ سے جو نہریں خراب ہوگئی ہیں۔ اُن کی مرمت کی جائے (۲) جن موضعوں میں نقصان زیادہ ہے۔ وہاں ربیع کی مالگذاری یکقلم ملتوی کی جائے (۳) ایسے موضعوں میں امسال انکم ٹیکس بھی نہ لگایا جائے (۴) مویشی اور آلات کشاورزی خریدنے کے لئے تقاوی دیجائے۔ جس پر سود کچھ نہ ہو اور شرائط ادائیگی آسان ہوں (۵) قواعد جنگلات موقوف کر دیئے جائیں تاکہ غربا مکانات کے لئے لکڑی لے سکیں۔

امیر عبدالرحمٰن خان مرحوم کے پاس ایک نانبائی کی شکایت پہنچی۔ کہ وہ کم وزن کی روٹی پکا کر بیچتا ہے۔ امیر صاحب نے اُسے طلب کیا اور اس کمی کی وجہ پوچھی۔ نانبائی نے کہا۔ یہہ میرے آٹا تولنے والے کا تصور ہے۔ مگر امیر صاحب نے یہہ سمجھ کر کہ ہلکی روٹی فروخت کرنے سے نفع تو اسی کو ہوتا ہے۔ نانبائی کو حکم دیا۔ کہ جا کر تنور میں گر جاؤ۔ اور اپنے وارثوں سے کہدینا کہ وہ تنور کا منہ بند کر دیں۔ ہرچند اُس کی نگرانی کیواسطے کوئی سپاہی مقرر نہ تھا مگر نانبائی کو امیر صاحب کے حکم کی تعمیل بغیر کوئی چارہ نہ بن پڑا۔ اور وہ تنور میں جا گرا۔

ونچسٹر (امریکہ) میں ایک شخص کو بلیوں کی دمیں جمع کرنے کا شوق ہے۔ اور اس وقت اُس کے پاس ڈھائی سو سے زیادہ دمیں فراہم ہوگئی ہیں۔ یہہ مجموعہ اس طرح حاصل ہوا ہے۔ کہ اُس شخص کو چکور پالنے کا شوق ہے اور اُن کے پنجروں کے گرد اُس نے برقی تار لگا رکھے ہیں۔ جب کوئی بلی چکور پر حملہ آور ہوتی ہے۔ تو تار برقی کی تاثیر سے فوراً بیہوش ہو جاتی ہے۔ تب یہہ شخص اُس کی دم کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔

ایک صاحب نے کانپور سے لاہور میں چھہ قمیضیں منگائی تھیں جنپر افسران ریلوے نے ۵ من کا محصول تیرہ روپیہ لگایا جب ان صاحب نے لکھا کہ میں گرمی میں اتنی بھاری قمیص نہیں پہن سکتا تو معلوم ہوا کہ وزن بجائے ۵ سیر کے پانچ من لکھا گیا اور اسی حساب سے محصول لیا گیا

بنگال میں تعلیم النسوان کے متعلق سرکار نے مستورات کی اعلیٰ تعلیم کے لئے ذیل کی تجویزیں کی ہیں (۱) جو لڑکیاں مدرسہ میں نہیں بلکہ گھروں ہی میں اعلیٰ تعلیم پانا چاہتی ہیں انکو وظایف دیئے جائینگے (۲) استادوں کی بیویوں اور ہندو محمدی بیوگان کے لئے ٹریننگ کلاس کھولے گئے ہیں (۳) زنانہ تعلیم کے بڑھانے کے لئے ایک اور تجویز نکالی گئی ہے۔

افغانستان کے ساتھ جو نیا معاہدہ انگریزوں کا ہوا ہے اس میں تین باتیں شامل ہیں (۱) امیر کابل کا لقب ہز مجسٹی ہوگا۔ اور وہ ریاست افغانستان بلکہ اس کے متعلقہ علاقہ جات کا خود مختار بادشاہ تسلیم ہوگا۔ (۲) امیر کابل نے کہا کہ "میں نے اس معاہدہ اور قول و قرار کے مطابق عمل کیا اور عمل کر رہا ہوں اور کرتا رہونگا جو ہز ہائینس سابق امیر کابل نے برٹش گورنمنٹ کے ساتھ کیا تھا اور کسی معاملہ یا وعدہ میں اس سے تجاوز نہ کرونگا۔" (۳) مسٹر ڈین نے انتظام سابقہ کو مستحکم کیا جو امیر سابق کی طرف سے عمل میں آیا تھا۔

ڈنمارک میں شہر اور دیہات کے لوگوں میں بچوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ شہر کے لوگ دیہاتی بچوں کو کچھ عرصہ شہر میں رکھتے اور دیہات کے لوگ شہری بچے۔ دیہات کی آب و ہوا سے زیادہ تندرست ہو جاتے ہیں۔ اور دیہاتی بچوں کے دماغی قوےٰ میں شہر کی باتوں کے نظارے سے ترقی ہو جاتی ہے۔

وکیل اور زمیندار کا قصہ

کسی گاؤں میں ایک سادہ لوح وغریب زمیندار برنارڈ نامی رہا کرتا تھا۔ ایک دن اس کو شہر جانے کا اتفاق ہوا وہاں وہ ایک مشہور وکیل سے ملا۔ اور پوچھا کہ کیا سبب ہے کہ ہم زمیندار تو رات دن بیلوں کی طرح محنت کرتے ہیں اور پھر بھی تنگحال ہیں۔ آپ لوگ صرف چند گھنٹے کام کرتے ہیں اور خوب عیش وعشرت سے گذران کرتے ہیں۔ وکیل نے اپنی فیس لیکر ایک بند لفافہ برنارڈ صاحب کے حوالہ کیا۔ گھر میں آن کر شام کے وقت زمیندار نے لفافہ کھولا۔ تو لکھا تھا "مسٹر برنارڈ جو کام آج کر سکتے ہو۔ اُس کو کل پر مت ڈالو"

زمیندار کا ہزاروں من چارہ باہر کھیت میں پڑا تھا فوراً اُس کو گھر لا کر مکان کے اندر رکھوا دیا۔ رات کو طوفان آیا اور بارش موسلادھار ہوئی۔ جن لوگوں کا چارہ باہر تھا۔ سب بہ گیا۔ اگلے دن سارے گاؤں میں صرف برنارڈ ہی ہشاش بشاش تھا۔ طاعون کا طوفان بارش کے طوفان سے بھی خوفناک ہے۔ اور جو لوگ طاعون کی دوائی قبل از وقت گھر میں موجود رکھتے ہیں۔ وہی برنارڈ کی طرح خوش وخورم وبے فکر رہ سکتے ہیں۔ ہمنے کبھی نہیں سنا۔ کہ کسی مریض نے ہماری دوا کا استعمال کیا ہو۔ اور وہ راضی نہ ہوا ہو۔ یا کسی تندرست آدمی نے اس کا تھوڑا تھوڑا استعمال کیا ہو اور وہ پلیگ کا شکار ہوا ہو۔ ۱۔ دوائی طاعون ہزاروں جانیں بچا چکی ہے قیمت دو روپے فی شیشی۔ ۲۔ دوائی بواسیر۔ بواسیر خونی بادی جڑ کی ہوتے اگر ہوں تو بلا تکلیف گم شرطیہ شفا قیمت دو روپے ۳۔ روح النسا۔ عورتوں کی سب بیماریوں کے واسطے اکسیر ہے۔ لاولدی کا مجرب علاج ہے۔ قیمت تین روپے فی شیشی۔ ۴۔ بال اڑانے کا تیل۔ بلا کسی تکلیف وخارش دو منٹ میں بال دور ہوں قیمت ۸ر فی شیشی محصولڈاک بذمہ خریدار خط وکتابت کا پتہ۔ ڈاکٹر کریم بخش ایم۔ اے بکرم ہسپتال فیروزپور شہر پنجاب

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور

روضۃ الکبریٰ یا آتش زدگی قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۱۲ر **ورجل کی اینڈ** کا قصہ جنگ ٹرائے اسکی بربادی اور اینیڈ کے سفر و مصائب کے حالات مع سوانح عمری ورجل ۸ر **الیڈ اور اڈسے** کا قصہ۔ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام قیمت ۴ر **تاریخ بائبل** مصنفہ ڈاکٹر بلیکی صاحب کے اور جن قوموں کا اس میں ذکر آیا ہے تاریخی حالات ہیں۔ ۵۰ صفحہ ۱۲ر **الہام بائبل** مصنفہ ڈاکٹر ہیسٹنگز مرحوم۔ اس میں بائبل کی ماہیت اور حیثیت پر مفصل بحث ہے ۱۲ر **یسوع مسیح** کی گرفتاری اور موت از ڈاکٹر سٹاکر صاحب اس میں علاوہ تاریخی حالات و اخلاقی تعلیمات کے ان ساتوں مقولوں پر مفصل بحث ہے جو خداوند یسوع مسیح کی زبان سے صلیب پر نکلے تھے قیمت ۱۲ر **الفرید اعظم** کی سوانح عمری ۱۲ر سکندر اعظم کی سوانح عمری ۲ر ؁

میرے رہنے کا گھر جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۱۲ر **سورج چاند ستارے** علم ہیئت کا ایک مبسوط باتصویر رسالہ جس میں اسوقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے قیمت ۳ر ؁ **تاریخ یونان** اس میں یونانیوں کی تاریخ فتوحات اور عروج و زوال کے اسباب درج ہیں۔ قیمت **زندہ مسیح اور اناجیل اربعہ** اس میں مسیحیوں کے ایمان کی بنیاد پڑنے اور اناجیل کے حق میں جو معتبر ثبوت ہیں ان کا ذکر ہے قیمت ۱۲ر۔ **حیات المسیح** یسوع مسیح کی زندگی اس کے کاموں اور تعلیمات پر بحث ہے۔ قیمت ۱۲ر **معذرت نامہ سقراط** جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے قیمت ۸ر

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

پرسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کیطرف سے اس بات پر بیشک نہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر بیمہ نہیں دیتا ہے۔ اس میں ہر ایک کلارک بھی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جو وہ اس فنڈ شریک کرانا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک مینیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

رسید زر

مسٹر جی۔ ٹامس ذمہ دار بینٹ صاحب	۱۲ر
مسٹر ایل۔ سیلاس 〃	۸ر
مسٹر کے۔ لاذرس 〃	۸ر
مسٹر تھیوفلس 〃	۸ر
مسٹر وائی ڈانیل 〃	۸ر
گردوتا ذمہ دار میکسویل	۸ر
پادری آر۔ میکسویل راولپنڈی	۸ر
پادری۔ ڈبلیو۔ ای۔ ہکل واسطے محبت علیشاہ	۸ر
مسٹر کے۔ ایم۔ سالک حمید پور۔	۹ر
مسٹر اے۔ دی۔ سنگھ۔ ضلع ہردوئی	۸ر

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱۲ر معہ ضمیمہ ۲ر

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک 〃 ۲ر ۸ر 〃 ۳ر ۸ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲	۳ر ۸	۷
چوتھا کالم	۳ر ۸	۷	عہ
نصف کالم	۷	عہ	مہ
پورا کالم	عہ	مہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	حہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۱ر بعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
〃 〃 〃 معہ محصول ۸ر عہ

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

اشتہار

ٹائپ نویسی۔ اختصار نویسی۔ بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جس میں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کیلئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں

پرنسپل سی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشان کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں۔ ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا